جب مول مشخص ہوا مرضی کے موافق
پھر پیسوں کا جاگیر کے عامل پہ نشان ہے
پروانہ لکھا کر گئے عامل کنے جس وقت
کہتا ہے وہ پیسہ ابھی مجھ پاس کہاں ہے
اودھر جو پھر آئے تو کہا جنس ہی لے جا
دیوان بیوتات یہ کہتے ہیں گران ہے
آخر کو جو دیکھو تو نہ پیسے ہیں نہ وہ جنس
ہر اک متصدی سے جان اور تیان ہے

شاعر جو سنے جاتے ہیں مستغنی الاحوال
دیکھے جو کوئی فکر و تردد کو تو یان ہے
تاریخ تولد کی رہے آٹھ پہر فکر
گر رحم میں بیگم کے سنے نطفہ خان ہے
اسقاط حمل ہو تو کہیں مرثیہ ایسا
پھر کوئی نہ پوچھے میاں مسکین کہاں ہے

"شہر آشوب"

گرفتار اپنے فعلوں کا ہے ناپاک
کیا کرتا ہے سر پر روز و شب خاک
ضعیفی ہے کی اس کی فریبی کم
گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دم